

# فغانِ حسرت

کلام فارسی



شمس المفسرین خادم القرآن بحر العلوم

حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت

پروفیسر سابق صدر شعبہ دینیات جامعہ اسلامیہ



ترجمہ

از ڈاکٹر محمد عبدالعلیم صاحب صدیقی ارمان

باہتمام محمد عبدالعزیز صاحب علم بردار صدیقی

حسرت اکیڈمی پبلیکیشنز

صدیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد ۵۰۰۲۶۴

انّ من الشّعْر لحكمة

ق

# فغانِ حسرت

مترجم

کلام

بحر العلوم علامہ حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت

ترجمہ از

ڈاکٹر محمد عبدالعلیم صدیقی صاحب ارمان

باہتمام

محمد عباس علمبردار صدیقی

ناشرین

حسرت اکیڈمی پبلیکیشنز

( )

صدیق گلشن - حیدرآباد

قیمت:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## عرض ناشر

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد خاتم الانبياء والمرسلين - اما بعد:  
بحر العلوم حضرت العلامة محمد عبدالقدير صدیقی حسرت رحمۃ اللہ علیہ و قدس سرہ سابق  
پروفیسر و صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ کا اردو، ہندی، فارسی اور عربی کلام تین بار  
کلیات حسرت کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ حضرت کا عربی اور فارسی کلام غیر زبان داں  
حضرات کے لئے اردو ترجمہ کا محتاج تھا۔ الحمد للہ ڈاکٹر محمد عبدالعلیم صاحب صدیقی نے  
اس ضرورت کو پورا کیا۔ عربی کلام ”زفرات الاشواق“ کا اردو ترجمہ شعلہ ہائے عشق کے  
نام سے شائع کیا جا چکا ہے۔ اب حضرت کا فارسی کلام ”فغان حسرت“ اردو ترجمہ کے  
ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

ادارہ مترجم ڈاکٹر صاحب کا ممنون و مشکور ہے کہ انہوں نے اپنی بے انتہاء  
مصروفیات کے باوجود وقت نکال کر محنت اور محبت کے ساتھ اس کام کو انجام دیا۔ ہم  
موصوف کی صحت اور سلامتی کے لئے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی فیض رسانیوں کا سلسلہ  
جاری رکھے اور ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

محمد عباس علمبردار صدیقی  
مہتمم

حسرت اکیڈمی و کتب خانہ بحر العلوم

صدیق گلشن حیدرآباد

صفر ۱۴۲۶ھ

مارچ ۲۰۰۵ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱

زِ عَشِقِ تُو یٰکُن سَر شَار مَارَا  
 ہم کو اپنے عشق (دیوانہ وار محبت) سے سرشار فرما  
 حَقِّ رُوئے تَابَانِ مُحَمَّدٍ  
 حضور اکرم سیدنا محمدؐ کے رُخِ روشن کے طفیل  
 بِہ نُوْرِ ہر دو چَشْمَانِ مُحَمَّدٍ  
 حضورؐ کی دونوں آنکھوں کے نور سے  
 حَقِّ ہر دو گِیْسُوئے مُحَمَّدٍ  
 حضورؐ کی دونوں جانب زلفوں کی لٹوں کے طفیل  
 مَرَا مَکْدَارِ بَرْمَنِ یَا اِلٰہِی  
 مجھ کو میرے حال پر مت چھوڑ میرے آقا  
 یٰکُن مَقْبُولِ یَا رَبِّ اِیْنَ دُعَا رَا  
 اور اس دُعا کو اے پروردگار شرف قبول عنایت فرما  
 تُو رُوْشَن کُن دَلِ تَارِیْکِ مَارَا  
 (پروردگار) تو ہمارے تاریک دل کو بھی روشن فرما دے  
 مَنُوْر سَا زِ یَا رَبِّ چِشْمِ مَارَا  
 پروردگار ہماری آنکھوں کو منور فرما دے  
 بَکْرَدَا اِیْ اِلٰہِی ہر بِلَا رَا  
 ہر بلا کو ہم پر سے مٹا دے (رنج فرما دے) اے میرے آقا  
 شَفِیْعِ اَرْمِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی مَارَا  
 (کہ) میں محمد مصطفیٰؐ کو اپنا شفیع بنا رہا ہوں

حفاظت کن مرا از شرّ شیطان

شیطان کے شر سے میری حفاظت فرما

شفیع آرم علی شیر خدا را

میں حضرت علی شیر خداؑ کو اپنا شفیع بنا رہا ہوں

(1)

شفیع آرم جنابِ فاطمہؑ را

کہ میں حضرت فاطمہؑ کو اپنا سفارش کناں بنا رہا ہوں

شفیع آرم حسنؑ شاہِ ہدیٰ را

حسنؑ شانِ ہدایت کی سفارش بہم پہنچا رہا ہوں

شفیع آرم حسینؑ بنِ حقؑ نما را

حضرت حسینؑ بنِ سچائی کے علمبردار کی سفارش پیش ہے

تو بکشائے من دستِ عطارا

تو میری جانب اپنا دستِ عطا دراز فرما

ز فکرِ دو جہاں آزاد فرما

مجھے دنیا اور عاقبت دونوں کی فکر سے آزاد فرما دے

رضا جوئے تو باشم یا الہی

تاکہ میں تیرا رضا جو بندہ رہوں اے میرے آقا

باشم حامیِ دینِ محمدؐ

تاکہ میں حامیِ دینِ محمدؐ بن سکوں

بحقِ عبدِ قادرِ غوثِ اعظمؑ

حضرت عبدالقادر غوثِ اعظمؑ کے طفیل

بحقِ آل و اصحابِ محمدؐ

آل و اصحابِ سیدنا محمدؐ کے طفیل

تہ گنِ دشمنانِ پر دغا را

دغا باز دشمنوں کو تباہ و تاراج فرما دے

مَجْزُ لَطْفٍ تَوْ يَا خَدَانَه دَارِیْمِ  
 کہ سوائے تیرے لطف و کرم کے ہم کو یارا نہیں  
 از جورِ جہاں چہ دل فگارِیْمِ  
 کہ ہم اہل دنیا کے ظلم و ستم سے کس قدر رنجیدہ دل ہیں  
 پامالِ جفائے روزگارِیْمِ  
 کہ ہم زمانہ کے جور و جفا سے روندے گئے ہیں  
 فَاغْفِرْ وَارْحَمْ بِحَالِ زَارِیْمِ  
 ہمارے حال پر رحم فرما اور ہمارے گناہوں کو بخش دے  
 ہرچند ذلیل و خام کارِیْمِ  
 ہرچند ہم ذلیل و خوار اور ناقص العمل ہی سہی  
 ما طالبِ رحم و بیقرارِیْمِ  
 اور ہم اسی رحم کے طالب اور اسی کے لئے بے صبر ہیں  
 ہرچند کہ ما سیاہ کارِیْمِ  
 چاہے ہم سیاہ کار ہی کیوں نہ ہوں  
 ایں وعدہ تویا داریْمِ<sup>☆</sup>  
 تیرا یہ وعدہ ہمیں خوب یاد ہے

یارب! ما عاجزیم و خواریم  
 اے پروردگار! ہم اس قدر بے یار و مددگار اور مفلس ہیں  
 اے رحمتِ حقِ پیابنکر  
 اے رحمتِ خدا آ اور ملاحظہ فرما  
 أَنْتَ الرَّبُّ الْكَرِيمُ يَا رَبِّ  
 ایک تو ہی تو کرم فرما ہے اے پروردگار!  
 أَنْتَ التَّوَّابُ يَا إِلَهِي  
 اور تو ہی تو توبہ قبول فرمانے والا ہے اے آقا  
 الْطَّافُكُ عَمَّتِ الْبَرَايَا  
 تیرا تو لطف و کرم ساری ہی مخلوق کے لئے ہے  
 أَنْتَ الرَّحْمَنُ وَالرَّحِيمُ  
 تو ہی تو رحمن و رحیم ہے  
 آخِرُ نَهْ تَوْتِي كَهْ آفَرِيدِي  
 آخر تو ہی نے تو (ہمیں) پیدا کیا ہے  
 نَصْرٍ مَّوْمِنٍ بِهْ ذُمَّ مَنْ  
 مومن کی مدد میرا ذمہ ہے

داریم بَدَنِ مَحَبَّتِ تُو ہر چند کہ ما تَبَاہِ کَارِیْمِ  
 ہمارے دلوں میں تیری ہی تو محبت ہے ہر چند کہ بد عملی کا مرتع ہی کیوں نہیں  
 یارب بِطَفِیْلِ شَاہِ لَوْلَاکُ اُمِیْدِ تَرَحُّمِ تُو دَارِیْمِ  
 اے آقا شاہِ لولاکُ کے طفیل تیری رحمت کے امیدوار ہیں  
 اَزْ بَہْرِ نَبِیِّ وَاٰلِ وَاَصْحَابِ رَحْمَہِ فَرَمَا کَہِ بَیْسُقْرَارِیْمِ  
 نبیؐ اور آل و اصحابِ نبیؐ کے طفیل رحم فرما بھی دے کہ ہم کو قرار نصیب نہیں  
 مَن یَرْحَمُنَا سِوَاکَ یَارَبِّ فَرِیَادِ کَہِ مَا ذَلِیْلِ وَاخْوَارِیْمِ  
 تیرے سوا ہے بھی کون جو ہم پر رحم فرمائے تیری بارگاہ میں فریادی ہیں کہ ہم ذلیل و خوار ہو چکے ہیں

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ تُو کَفْتِیْ<sup>☆۲</sup>

مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کرتا ہوں تو نے فرمایا

مَا چَشْمِ قَبُولِ اَزْ تُو دَارِیْمِ

ہم کو تجھ سے قبولیت دُعا کی اُمید بھی ہے

☆۱ تِلْجِ اَزْ آیَہِ کَرِیْمَہِ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ (سورہ روم آیت ۴۷)

☆۲ تِلْجِ اَزْ آیَہِ کَرِیْمَہِ وَقَالَ رَبُّکُمْ اِذْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۝ (سورہ مؤمن آیت ۶۰)

دلِ ختمِ رُسلِ مشکوٰۃِ نورِ است

حضورِ آخری رسول کا قلب مبارک نورِ بکھیرنے والا چراغ ہے

بہ فرقمِ جوشِ صہبائے طہورِ است

اور میرے سر میں (عشق) کی پاکیزہ شراب کا جوش ہے

بہرِ ذرّہ فروغِ شمعِ طورِ است

تُو ہر ذرّہ میں جلوۂ طور نظر آئے گا

کہ خورشیدِ حقیقت درِ ظہورِ است

کہ آفتابِ حقیقت طلوع ہو چکا ہے

اُمیدِ عفو از ربِّ عفورِ است

کہ مجھے بخشش فرمانے والے خدا سے اُمیدِ عفو ہے

زِ تو لطف و کرم و زمنِ قصورِ است

کہ تجھ سے لطف و کرم اور مجھ سے قصور لازم و ملزوم ہیں

رُخِ خیرالوریٰ چوں شمعِ طورِ است

مخلوق کے بہترین کا چہرہ انور جلتے ہوئے طور کی طرح منور ہے

زِ عشقِ سیدالابرارِ مستم

نیکیوں کے سردار کے عشق سے سرشار ہوں

اگر داری دلا چشمِ حقیقت

اے دل اگر تو چشمِ حقیقت رکھتا ہے (سے دیکھے)

دلا از خوابِ غفلتِ چشمِ بکشا

اے دل اب خوابِ غفلت سے بیدار بھی ہو جا

مرا در میکہ بگذار واعظ

اے واعظ مجھے توابِ میکہ (شرابِ خاند) میں رہنے دے

مبین بر من ببین بر خودِ الہی

اے میرے خدا مجھ (گنہگار) کو نہیں اپنی بخشش کو ملاحظہ فرما

ز لطفِ ساقی میخانہ حسرت

ساقی میخانہ کے کرم (اجازت) سے اے حسرت

بیرِ مینائے صہبائے طہورِ است

(پوری) ایک مراچی لے کر چل دے کہ نہایت پاکیزہ شراب ہے

کہ روح الامیں پاسبانِ محمدؐ  
 کہ جبرئیل حضورؐ کے پہرہ دار ہیں  
 کہ عالم ہمہ میہمانِ محمدؐ  
 کہ سارا عالم حضورؐ کا مہمان (آپ کے دسترخوان سے کھا رہا) ہے  
 زِ الطافِ قَلْبِکُمْ نَشَانِ مُحَمَّدٍ  
 حضورؐ کے موزن بحر سخاوت سے  
 کلامِ خدا و زبانِ محمدؐ  
 کہ خدا کا کلام اور حضورؐ کی زبان عرب میں ہے  
 کہ مایمِ دل دادگانِ محمدؐ  
 کہ ہم عاشقانِ محمدؐ ہیں (ان کے دلدادہ ہیں)  
 زہے رُتبتِ عاشقانِ محمدؐ  
 کیا کہنے مقامِ عاشقانِ محمدؐ کے  
 خوشحالِ وارفتگانِ محمدؐ  
 واہ واہ (سبحان اللہ) کیا حال ہے محمدؐ کے دیوانوں کا  
 خدایا زِ سوزِ نہانِ محمدؐ  
 خدا کے لئے محمدؐ کے عشق کی اندرونی سوزش سے  
 بشبِ می شنیدم فغانِ محمدؐ  
 میں نے رات میں حضورؐ کے نامِ گرامی کے ساتھ (کسی کی) آواز بگائے ہے

زہے عظمت و عزت و شانِ محمدؐ  
 کیا کہنے عظمت و عزت اور شانِ محمدؐ کے  
 چہ جود و سخاوت چہ لطف و کرامت  
 کیسی دریا دلی کیسی سخاوت اور کیسا لطف و کرم ہے  
 یقیناً تہی دست ہرگز نیا بم  
 یقیناً میں ہرگز (خالی ہاتھ) مفلس نہیں رہ سکتا  
 نیا بم چہ لطفِ قندِ مکرر  
 کیوں نہ پاؤں میں دوہرا لطف (تلاوت قرآن سے)  
 مخند و پرور راہِ خود گیر و اعظ  
 (ہماری) ہنسی مت اڑا اور اپنا راستہ لے اے واعظ  
 خدائے جہاں آفریں مہر و رزد  
 خدائے خالق جہاں مقبول بارگاہ بنا لیتا ہے  
 نہ ذکرِ قیامت نہ فکرِ معیشت  
 نہ نہیں قیامت یاد آتی ہے نہ ہی فکرِ معیشت گھیرتی ہے  
 دلِ مضطرب ، مضطرب تر ببادا  
 اے مضطرب دل اور بھی مضطرب ہو جا  
 مگر حسرتِ سوختہ دل نباشد  
 شاید (وہ) دل جلا حسرت ہی نہ ہو کہ

وے روحِ روانِ آفرینش	اے راحتِ جانِ آفرینش
اور اے روح (وجہ) تخلیق کائنات	اے راحتِ مخلوق کائنات
برتر زگمانِ آفرینش	ذاتِ والائے تو مُعَمَّماً
جو وہم و گمان سے بالا ہے (ناقابلِ فہم و رسا ہے)	آپ کی ذاتِ والا شان ایک معتمہ ہے
برخواست نغانِ آفرینش	چوں پر تو روئے خم و گلندی
تو مخلوق (عاشقان) کی آہ و بکا برخواست ہو جاتی ہے	جب حضور اپنے روئے روشن کا جلوہ دیتے ہیں
اسرارِ نہانِ آفرینش	اوصافِ تو فاش کرو و پیدا
پیدائش کائنات کے سربستہ رازوں کو	آپ کے اوصاف نے فاش کر دیا اور ظاہر فرمادیا
کالائے دکانِ آفرینش	بے گوہر ذاتِ تست کاسد
پیدائش کائنات کی دکان کا سارا سامان تجارت	حضور کے ذاتِ گرامی کے جوہر کے بغیر ماند پڑ جاتا ہے
زیرِ کتانِ آفرینش	کے ماہِ حقیقت نہفتہ
پیدائش کائنات کے ریشمی کپڑے کے نیچے جو چاندنی سے بھن جاتا ہے	کس طرح چھپے گا آپ کی حقیقت کا چاند

لہدِ نگہے بسوئے حسرت

خدا کے لئے ایک نظرِ حسرت پر بھی ڈال دیجئے

اے عظمت و شانِ آفرینش

اے سراپاِ عظمت و شانِ کائنات

تو خزینہ معانی تو چہ راز ہا نمائی  
 آپ علم الاسرار کا خزانہ ہیں کتنے ہی رازوں کو فاش فرمادیتے ہیں

تو فزوں زہر فزونی تو زد و جہاں جدائی  
 آپ فکر کی ہر بلندی سے بلند کائنات کی مخلوق میں سب سے ممتاز ہیں

بہ نگاہ پر زِ مستی دلِ دلبراں ربائی  
 اپنی ایک مست نگاہی سے عاشقوں کا دل چھین لیتے ہیں

نہ رسد خیال تا تو تو درائے ہر ورائی  
 آپ تک تصور کی پہنچ نہیں آپ فکر کی ہر بلندی سے بلند تر ہیں

تو جمالِ بزمِ عالم تو کمالِ دلِ ربائی  
 آپ سارے عالم کی زینت اور دلربائی کا مجسم کمال ہیں

تو عروجِ سر بلندی کہ تو مظہرِ خدائی  
 آپ اعزاز کی انتہا ہیں کہ مظہرِ خدا بھی ہیں

تو ضیائے چشمِ آدم تو حبیبِ کبریائی  
 اے رسولِ خدا آپ چشمِ آدم کے چراغ اور اللہ کے حبیب ہیں

تو بہ عقلِ کس نہ گنجی بہ خیالِ کس نہ آئی  
 آپ کی ذات والا صفات ہر عقل سے پرے اور ہر تصور سے بالاتر ہے

چہ حسیں چہ ناز نینی چہ جمیل و مہ جبینی  
 آپ کتنے خوبصورت کیسے پیارے کتنے دلکش اور کتنے خوب رو ہیں

تو ظہورِ اوّلینی، تو کمالِ آخرینی  
 آپ ہی تو نورِ اوّلین ہیں اور آپ ہی حرفِ آخر ہیں (کمالِ کمونین ہیں)

نہ گلے بہ رنگ و بویت نہ کسے بہ حُسن و خویت  
 کسی پھول میں نہ آپ کی خوشبو ہے نہ آپ کا رنگ نہ حُسن و خوبی ہے

ہمہ سرورانِ عالم پئے سجدہ سر نہادہ  
 سارے عالم کے اصحابِ عزت و توقیر آپ کی بارگاہ میں سرنگوں ہیں

تو بیابہ پیشِ حسرت کہ نہ یافت جز تو راحت

حضورِ حسرت کو جلوہ دیں کہ آپ کے بغیر بیقرار ہے

تو سکونِ دردِ اُلفت پئے عاشقانِ دوائی

آپ ہی تو مرضِ عشق کا مداوا اور عاشقوں کے درد کی دوا ہیں

(۷)

دل بُرد از من شیریں کلامے      عالی جنابے والا مقامے  
 ایک خوش کلام نے میرا دل چھین لیا      جو بلند بارگاہ اور والا شان بھی ہے  
 محسن و جمالت پائیدہ باوا      از من دعائے وز من سلامے  
 حضور! آپ کا یہ حُسن و جمال سدا سلامت رہے      حضور کی بارگاہ میں میری جانب سے گزارش و سلام  
 از من ربودی ہوش و خردِ روا      از بحرِ وحدت دادی چو جامے  
 آپ نے تو مجھ سے عقل و ہوش دونوں ہی چھین لئے      توحید کے سمندر سے ایک ایسا پیالہ پلا دیا  
 روئے منور خورشیدِ تاباں      زلفِ سیاہت بروے غمامے  
 آپ کا چہرہ انور ایک دمکتا ہوا آفتاب ہے      اور حضور کی سیاہ زلف اس پر آیا ہوا ایک ابر ہے  
 باو فدایت ایں جانِ محزوں      یارب نہ دارم جز تو مرا مے  
 آپ پر سے میری جانِ حزیں قربان ہو جائے      تھا! حضور کہ آپ کے سوا میرا مقصدِ حیات کچھ اور نہیں

از چشمِ رحمت بروے نظر گن

چشمِ کرم کی ایک نظر اس پر ڈال دیجئے

تو شاہِ شاہاں حسرتِ غلامے

کہ آپ شاہوں کے شاہ ہیں اور حسرت آپ کا ایک ادنیٰ غلام ہے

یا رسولِ عربیؐ شاہِ رسولوں کے سردار مدد فرمائیے  
 اے سرزمینِ عرب کے رسولِ رسولوں کے سردار مدد فرمائیے  
 مددِ معینِ لطف و کرم منبجِ احساں مدد دے  
 اے لطف و کرم کی کان اور سرچشمہٴ احسان مدد فرمائیے  
 دستگیریِ کُن و حالِ دلِ مُضطربِ بنگر  
 مدد بھی فرمائیے اور دلِ بیقرار کو بھی ملاحظہ فرمائیے  
 منِ بے چارہ باآفات و مصائبِ محبوبوں  
 میں بے آسرا آفات و مصائب میں گھرا ہوا ہوں  
 دشمنِ دینِ نبیؐ میں ہمہ کفار شدہ  
 یہ سارے کافر دینِ نبیؐ کے دشمن ہو گئے ہیں  
 تیغِ برکش بہ سرِ دشمنِ ایمانِ بزن  
 تلوار کھینچ لیجئے اور دشمنوں کی گردنیں ماریئے  
 اہلِ اسلام ہمہ نالہ و فریاد کناں  
 اہلِ اسلام آپ کی بارگاہ میں آہ و زاری اور فریاد کر رہے ہیں  
 حالتِ عالمیاں از تو نباشد پنہاں  
 دنیا والوں کی حالت کچھ آپ سے چھپی ہوئی نہیں ہے  
 اہلِ اسلام بہ ایں حالِ پریشاں تاکئے  
 مسلمانوں کی یہ خستہ حالی کب تک یا سیدی  
 منظرِ نورِ خدا قبلہٴ پا کاں مدد دے  
 اے تجلیِ نورِ خدا متقیوں کے قبلہ گاہ مدد فرمائیے  
 اے شہِ ہر دوسرا سوائے غریباں مدد دے  
 اے دونوں جہاں کے بادشاہِ غریبوں کی مدد فرمائیے  
 بمنِ خستہ جگر اے شہِ شاہاں مدد دے  
 مجھ خستہ جگر کی اے شاہوں کے شاہ مدد فرمائیے  
 چشمِ رحمت بکشا اے شہِ خوباں مدد دے  
 اپنی چشمِ رحمت دانا کر اے حسینوں کے سردار مدد فرمائیے  
 مدد اے شاہِ رسلِ منبجِ احساں مدد دے  
 اے نبیوں کے سردار، اے سرچشمہٴ احسان مدد فرمائیے  
 حالِ مسلم شدہٴ سخت پریشاں مدد دے  
 مسلمان کا حال بہت خستہ ہو گیا ہے مدد فرمائیے  
 اے شہِ ہر دوسرا حاملِ ایماں مدد دے  
 اے دونوں جہاں کے بادشاہ اے ایمان بردوش مدد فرمائیے  
 نظرِ لطف بہ احوالِ پریشاں مدد دے  
 ایک نظرِ لطف و کرم کی (انگی) پریشان حالی پر فرما کر مدد فرمائیے  
 دستِ رحمت بکشا سوائے مسلمان مدد دے  
 رحمت کا ہاتھ مسلمان کی طرف بڑھا کر مدد فرمائیے

یا علیؑ مرتضیٰ یا بو الحسنؑ یا بو ترابؑ

اے علی مرتضیٰ لقب اے ابو الحسن اور اے ابو تراب کنیت رکھنے والے

شاہِ مرداں شیرِ یزداں سرورِ گردوں خباب

بہادروں کے سردار اللہ کے شیر فلکِ رفعت ارفع و اعلیٰ ہیں

وستِ تو دستِ الہی لحمِ تو لحمِ نبیؐ

آپ کا دستِ مبارک خدا کا ہاتھ اور جسمِ مبارک نبیؐ کے خاندان سے ہے

اے دہانتِ بابِ علم و اے دلتِ اُمِّ الکتاب

آپ کا دہنِ مبارک علم کا دروازہ اور آپ کا قلبِ مبارک خزانہٴ لوحِ محفوظ ہے

یا امیر المؤمنینؑ و یا امام المسلمینؑ

اے (خلافتِ راشدہ میں) خلیفہ، مومنین کے اور اے امام مسلمانوں کے

اے شہنشاہِ ولایتِ درگفتِ مفتاحِ باب

اے درجہٴ ولایت میں سب سے اعلیٰ و ارفع آپ کے ہاتھ میں ہر بند دروازہ کی کنجی ہے

یا علیؑ مشکلِ گشا کارِ تو حلِ مشکلات

اے ہر مشکل کے کھول دینے والے آپ کا کام ہی حلِ ہر مشکل ہے

من فقیر بے نوا ایم توشہ عالی جناب

میں بے سرو سامان فقیر ہوں اور آپ بادشاہِ عالی وقار ہیں

اے پناہِ بے پناہاں ، چارہٴ بیچارگاں

اے بے آسرا لوگوں کو پناہ دینے والے، اے بے سرو سامانوں کے سرو سامان

اے اُمیدِ نا اُمیداں حلِ مشکلِ گنِ شتاب

اے مایوسوں کی اُمید (میری) مشکل کو جلد حل فرمائیے

لَا فَتَىٰ إِلَّا عَلِيٌّ لَا سَيْفَ إِلَّا ذُو الْفَقَارِ

(قولِ رسول ہے) نہ علی کی طرح کوئی بہادر نوجوان اور نہ (اُگلی) ذوالفقار جیسی کوئی تلوار ہے

منظہرِ کُلِّ عَجَائِبِ دُشْمَنِمِ گِرْدِ وَ خِرَابِ

سراپا عجائب (حیرت انگیز واقعات) کے مظہر میرا دشمن (آپ کی مدد سے) نامراد رہے

إِرْحَمُوا يَا سَادَتِي فِي قَلْبِي فِي ذِلَّتِي

میرے سادات میری مدد فرمائیں میری بے سرو سامانی اور میری ذلت و رسوائی میں

يَا حُسَيْنُ يَا حَسَنُ يَا فَاطِمَةَ يَا بُوتْرَابَ

اے حسین اے حسن اے فاطمہ اے ابوترابؑ (حضرت علی کی کنیت)

یک نگاہِ مرحمتِ برِ حَسْرَتِ بیچارہ گن

ایک نگاہِ کرمِ بے چارہ حسرت کی جانب بھی ہو

تابہ گئے ایں آہ و زاری تابہ گئے ایں اضطراب

کہاں تک (اس کی) یہ آہ و زاری اور کب تک اس کا یہ اضطراب (بیتقراری)

مستِ صہبائے مرتضیٰ ہستم

علی مرتضیٰ کی شرابِ محبت سے مست ہوں

وَر تَوَّ لَأَيَّ مَرْتَضِيٍّ مَسْتَم

حضرت علی مرتضیٰ کی محبت سے سرشار ہوں

وَأَمِنِ مَرْتَضِيٍّ أَسْتِ وِرْدِ مَسْتَم

(جب کہ) علی مرتضیٰ کا دامن میرے ہاتھ میں ہے

ذَوَالْفَقَارِ عَلِيٍّ أَسْتِ وِرْدِ مَسْتَم

حضرت علیؑ کی اس ذوالفقار تلواری سے جو میرے ہاتھ میں ہے

ہَمِ چِنِيں بِأَعْلَىٰ بِهٖ يَسْتَم

اور اسی طرح حضرت علیؑ سے بھی وابستہ ہوں

دَلِ بِهٖ شِيْرِ خُدَا چُو بَرِ بَسْتَم

کیونکہ میں نے اپنا دل شیرِ خدا سے جوڑ لیا ہے

تَابِعِ دِيْنِ وَاْمَرِ حَقِّ هَسْتَم

دینِ اسلام اور اس کے احکامات کا پابند ہوں

پِيْشَوَائِيَّ قَلَنْدَرَاں هَسْتَم

(لہذا!) قلندروں (فقراءِ باطن) کا رہنما ہوں

شاهِ بازِ فَصْحَائِيٍّ لَا هَوْتَم

مقامِ ننانی اللہ کے آسمان کا (شکاری) باز ہوں

مَنْ نَدَارَمِ خَبْرِ زُخْرُو وُو بَزْرِك

(اس مٹی میں) مجھے اپنے سے چھوٹے اور بڑے کا ہوش نہیں

مَنْ چِهٖ پَرَوَائِيٍّ دُو جِهَائِيٍّ دَارَم

مجھے (اب) دو جہاں کی پروا کیا ہو

بِرَسْرِ وِشْمَانِ؛ دِيْنِ بَزْنَم

دین کے دشمنوں کی گردن مارتا ہوں

دَسْتِ مَنْ زِيْرِ دَسْتِ صَدِيْقِ أَسْت

میرا ہاتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دستِ مبارک کے تحت ہے

أَمْدَا زِ هَرِّ جِهَتِ مَرَا اَمْدَاد

ہر طرف سے میری جانب مدد (دوڑی دوڑی) آتی ہے

مَذْهَبِمْ حُبِّ آلِ وَاَصْحَابِ أَسْت

میرا مسلک آل و اصحابِ نبیؐ کی محبت ہے

پَايْمَالِ طَرِيْقِ مَحْبُوْبَاں

عاشقوں کے راستہ کا پائمال (روندا ہوا) ہوں

مرحبا آفریں چه خوش بختم

واہ واہ کیا کہنے کیا خوش قسمت ہوں

من غلامِ علی زبردستم

میں بھی ان کا غلام ہونے سے (اُنکی پشت پناہی سے) زبردست ہوں

من ز فکرِ جہاں رہا گشتم

تو میں فکرِ دنیا سے آزاد ہو چکا

من غلامِ علی چه خوش بختم

میں اُن کا کیا خوش نصیب غلام ہوں

بندۂ بوترا ب علی ہستم

آپ کا (وارفتہ) غلام ضرور ہوں

با خدا و رسول پیوستم

خدا اور اُس کے رسول سے بڑ گیا ہوں

فارغ از فکرِ دو جہاں گشتم

دو جہاں کی فکر و اندیشہ سے بے نیاز (آزاد) ہو گیا ہوں

مرحبا آفریں چه خوش بختم

واہ واہ کیا کہنے کیا خوش قسمت ہوں

من غلامِ علی ولی ہستم

میں صاحبِ ولایت حضرت علیؑ کا غلام ہوں

شیخِ من چوں علی زبردست است

جب میرا شیخ علیؑ جیسا زبردست شخص ہو تو

فکرِ خدامِ چوں کند آقا

جب مالک اپنے خادموں کا پرسانِ حال ہو جائے

یا فتم ہر چه یافتم ز علی

جو کچھ پایا ہے میں نے حضرت علیؑ سے ہی پایا ہے

من نصیری نیم ولے بخدا

میں حضرت علیؑ کو خدا ماننے والوں میں سے نہیں لیکن خدا کی قسم

یا علی یا علی ہمیں گفتہ

یا علی یا علی کہتے کہتے

بہ غلامی بوترا ب علیؑ

حضرت علیؑ کی غلامی کے طفیل

دستِ حسرت بدستِ صدیق است

حسرت کا ہاتھ حضرت صدیق کے ہاتھ میں ہے

دلِ من رہنِ تہمتائے علی      سرمِ آشفتہ سوادے علی  
 میرا دل وقفِ آرزوئے علی ہے      (اور) میرا سر آپ کا دیوانہ عشق و محبت ہے  
 اے قبائے شرف و عِزّ و علا      پُحستِ برقامتِ رعنائے علی  
 (یہ) خلعتِ شرف و عزت و سر بلندی کی      آپ کی بلند قامتی پر کتنی چجتی اور بجتی ہے  
 ہچھو مو جے کہ سرِ بحر بُو د      بُو دِ بردوشِ نبی جائے علی ☆  
 سمندر کی موج جیسے سمندر پر سوار ہو کر بلند ہوتی ہے      حضرت علیؑ کی جگہ حضرت کے کاندھوں پر بھی ایسی ہی تھی  
 سُرْمہ درویدہٗ مشتاقِ گنم      یا بَمِ از خاکِ کفِ پائے علی  
 آپ کے دیدار کی مشتاق آنکھ میں سرمہ کی طرح لگا لوں      اگر آپ کی خاکِ کفِ پا کو پالوں  
 اے ادبِ دامنِ شوقمِ بگزار      تا بیفتم بہ سرِ پائے علی  
 اے عشقِ ابِ پاسِ ادب کا دامن چھوڑ بھی دے      تاکہ میں آپ کے قدموں تک پہنچ جاؤں  
 اے خوشا بخت کہ روزِ بے برسد      سرِ سوادِ زدہ بر پائے علی  
 اے میری خوش قسمتی! کہ ایک نہ ایک دن پہنچا ہی دے گی      میرے عشقِ زدہ سر کو حضور علیؑ کے قدموں تک

### حسرتِ نازم و بر خودِ بالم

اے حسرت مجھے اپنے آپ پر ناز ہے اور پھولا نہیں مارا ہوں

کہ منمِ بندہٗ ادنائے علی

کہ میں بھی علیؑ کے ادنیٰ غلاموں میں سے ایک ہوں

☆ تلخ: کسی وقت درستی دیوارِ کعبہ میں حضرت نے حضرت علیؑ کو اپنے کاندھوں پر کھڑا کر لیا تھا یہ فرما کر کہ میں تمہارے کاندھوں پر نہیں کھڑا ہوتا کہ تم بارِ نبوت نہیں سنبھال سکو گے۔

ہمہ پاکاں ز غلامانِ حَسَنؑ  
 اور سارے پاک باطن آپ کے غلاموں میں سے ہیں  
 شاذلی گوہرے از کانِ حَسَن  
 اور شاذلی آپ کے کان کا ایک جوہر (ہیرا موتی) ہیں  
 مَر حبا ہمتِ ذی شانِ حَسَن  
 کیا کہنے! حضرت حَسَن کی ہمتِ عالیہ کے  
 ہمہ مرہون بہ احسانِ حَسَن  
 سبھی مسلمان آپ کے مرہونِ منت ہیں  
 کیست در مرتبہ و شانِ حَسَن  
 کون ہے آپ کے اس مرتبہ (رتبہ) میں  
 ہیں سوئے چہرہٴ تابانِ حَسَن  
 تو حَسَن کے روئے انور کا نظارہ کر کہ کس قدر ہم شکل ہیں  
 پے سپر باش بہ فرمانِ حَسَن  
 تو حضرت حَسَن کے حکم کی تعمیل میں خود پردگی اختیار کر  
 نورِ حق چہرہٴ تابانِ حَسَن  
 اور چہرہٴ انور سے نورِ خدا بھی متجلی ہے  
 جَبْذَا مرکبِ ذی شانِ حَسَن  
 اور ماشاء اللہ! کیا آپ کی سواریِ ذیشانِ و عالی مقام ہے  
 کہ منم ماوِجِ حَسَنِ حَسَن  
 کہ میں حَسَن کے مدحِ خوانوں میں ہوں  
 حسرت آمد ز غلامانِ حَسَن  
 حسرت کہ آپ کے غلاموں میں (نثار رہتا) ہے مانر ہے

معدنِ صدق و صفا جانِ حَسَن  
 سچائی اور پاکیزگی کی کان ہے حَسَن کا وجود  
 غوثِ اعظمِ گلِ بُستانِ حَسَن  
 غوثِ اعظمِ آپ کے جن کے ایک پھول ہیں  
 رُوئے از دولتِ دنیا پیچید  
 دنیا کی دولت سے منہ موڑ لیا (خاطر میں نہیں لایا)  
 فتنہ را کرد فرو در اسلام  
 اسلام میں اٹھنے والے ایک فتنہ کو دبا دیا  
 پائے افگندہ بہ میدانِ رضا  
 میدانِ رضا بالقضاء میں اپنا قدم ڈال دیا  
 روئے احمدؑ تو اگر می جوئی  
 اے مخاطب اگر تو رسولؐ کے چہرہٴ انور کو دیکھنا ہی چاہتا ہے  
 گر تو خواہی کہ نہ خواہی چیزے  
 اگر تو چاہتا ہے کہ ہر خواہش سے منہ موڑ لے  
 صورت و سیرتِ احمدؑ دارد  
 صورت و سیرتِ رسولؐ دونوں ہی کے پیکر ہیں  
 مرحبا راکبِ دوشِ نبویؐ  
 سبحان اللہ! اے نبیؐ کے کاندھوں کے سوار (بچپن میں)  
 مدحِ او پیشِ نبیؐ می خواہم  
 آپ کی تعریف و توصیف بارگاہِ نبیؐ میں کر رہا ہوں  
 اے شہنشاہِ رضا و تسلیم  
 اے رضا و تسلیم کے شہنشاہِ سیدی!

قدسیاں حلقہ بگوشانِ حسینؑ  
 آسمان کے فرشتے بھی آپ کے خدمت گزاروں میں ہیں  
 مرحبا رتبہ ذی شانِ حسینؑ  
 کیا کہنے! آپ کے مرتبہ عالی مقام کے  
 آفریں برب و دندانِ حسینؑ  
 سبحان اللہ آپ کے ہونٹوں اور دندان مبارک کا  
 وہ چہ گلہاست بہ بستانِ حسینؑ  
 آپ کے چمن کے پھول (اولاد) بھی کیا پھول ہیں  
 ہمہ عالم شدہ مہمانِ حسینؑ  
 سارا عالم ہی حضرت حسینؑ کا مہمان ہے  
 دستم و گوشہ دامنِ حسینؑ  
 میرا ہاتھ دامن حسینؑ کا کونہ تھاما ہوا ہو  
 کہ گدایم ز گدایانِ حسینؑ  
 کیونکہ میں آپ کے گداؤں (فقیروں) میں سے ایک ہوں  
 دست بکشادہ سوئے خوانِ حسینؑ  
 دسترخوانِ حسینؑ کی جانب ہاتھ بڑھائے ہوئے (بڑھا کر)  
 دل و جانم ہمہ قربانِ حسینؑ  
 اور دل و جان سبھی آپ پر سے قربان ہو جائیں

ہمہ شاہاں ز غلامانِ حسینؑ  
 گروہ بادشاہاں بھی حسینؑ کے غلاموں میں ہے  
 سرورِ جملہ جوانانِ بہشت  
 آپ جنت کے تمام نوجوانوں کے سردار ہیں  
 یوسہ می داد رسولِ مقبولؐ  
 بوسہ لیا کرتے تھے رسولِ مقبولؐ (پیار کرتے تھے)  
 ہر یکے بوئے امامت دارو  
 ہر پھول ہی خوشبوئے امامت رکھتا ہے (سے خوشبوئے امامت آتی ہے)  
 نیک و بداز درِ والا خوش کام  
 اچھے اور بُرے سبھی اپنے مقاصد دلی پاتے ہیں آپ کے در سے  
 من چہ پروائے قیامت دارم  
 مجھے قیامت کی کیا پروا ہے جب کہ  
 پائے بردوؤلتِ دُنیا زدہ ام  
 میں نے دنیا کی دولت کو لات ماردی ہے  
 بوکہ محروم نہ گردم ہرگز  
 امید ہے کہ میں ہرگز محروم نہیں رہوں گا  
 سرِ من باد فدائیش حسرت  
 میرا سر آپ پر سے قربان ہو جائے اے حسرت

چشم و چراغِ مُصطفیٰ مقبول و محبوبِ خدا  
 مصطفیٰ کے چشم و چراغِ خدائے تعالیٰ کے محبوب و مقبول  
 عِزِّ عربِ فخرِ عجمِ شاہنشہِ مجد و علا  
 اہل عرب کی عزت اہل عجم (غیر عرب) کا افتخار بزرگی اور بزرگی کے شہنشاہ  
 درُحسَن و خوبیِ لا جواب مہرِ سپہرِ اصطفیٰ  
 حُسن و خوبی میں بے نظیر آسمانِ پاکیزگی کے آفتاب  
 اے غوثِ اعظمِ دستِ کرمِ سویمِ گشا  
 اے غوثِ اعظمِ دستِ کرمِ میری جانب بڑھائیے  
 اے چارہٴ بیچارگاں لطف و کرمِ برمنِ نما  
 اے بے آسرا لوگوں کے مددگار مجھ پر بھی لطف و کرم فرمائیے  
 از چشمِ رحمتِ یک نظر اے شاہِ دیں کہفِ الوریٰ  
 کی جانب چشمِ کرم کی ایک نظر ہو جائے اے شہِ دیں اے لوگوں کی پناہ  
 اے بلبلِ باغِ جناں اے سروِ بستانِ صفا  
 اے جن کے باغ کے بلبل (چھپانے والے) اے پاکیزگی کے جن کے بلند قامت ہو

اے نورِ چشمِ مجتبیٰ آرامِ جانِ مرتضیٰ  
 اے مجتبیٰ کی آنکھوں کے نور اور علی مرتضیٰ کے دل کے سرور  
 اے سیدِ نیکوشیم اے سرورِ عالی ہمم  
 اے نیکوکاروں کے سردار اے بلند ہمت والوں کے سر بلند  
 اے سرورِ گردوں خبابِ در لطف معنی انتخاب  
 اے آسمانوں کی بلندیوں کو چھونے والے باطنی خوبیوں میں منتخب  
 اے مرشدِ روشن ضمیر اے ہادیٰ برنا و پیر  
 اے پیرِ روشن ضمیر اے جوان اور بوڑھے دونوں ہی کے رہبر  
 اے گوہرِ گنجِ گراں اے واقفِ رازِ نہاں  
 اے قیمتی خزانے کے جواہر (موتی) اے سربستہ رازوں سے واقف  
 تفتیدہ از سوزِ جگرِ افکنندہ دردِ امنِ شرر  
 جگر کی سوزش سے بیقرار شعلہ زارِ دامنِ والے  
 اے رہ نمائے اُس و جاں اے پیشوائے قدسیاں  
 اے رہنمائے جن و اِنس اے فرشتوں کے آگے چلنے والے

آغشتہ اندر خاک و خوں آوارہٴ دشتِ جنوں

خاک و خون میں آلودہ دشت (جنگل) جنوں میں بھٹکتا پھرتا ہوا

ایں حسرتِ خستہ دُروں از درگہ والا جُدا

یہ دل شکستہ حسرتِ آپ کی بارگاہ سے دُور ہے

امیرِ اولیا و شاہِ شاہاں پیرِ پیران است  
 اولیاء کے رئیس بادشاہوں کے بادشاہ اور پیروں کے پیر ہیں  
 ہمیں باحضرتِ قیوم قادرِ عہد و پیمان است  
 کیونکہ یہی وعدہ خدایِ قادر و قیوم کی بارگاہ سے لے لیا گیا ہے  
 پناہِ ماغریباںِ غوثِ اعظمِ شاہِ جیلان است  
 ہم غریبوں کی پناہ تو غوثِ اعظمِ شاہِ جیلانی ہیں  
 مریدِ غوثِ اعظمِ ہستم و در دستِ دامان است  
 تو میں غوثِ اعظم کا مرید ہوں اور آپ کا دامن میرے ہاتھ میں ہے  
 محی الدینِ راسہ طرہ بردستارِ پیمان است  
 آپ کی دستار مبارک پر یہ تین طرے لپٹے ہوئے اونچے دکھائی دیتے ہیں  
 شہنشاہِ ولایتِ عاشق و معشوقِ رحمان است  
 درجہٴ ولایت کے شہنشاہِ خدائے رحمان کے عاشق اور معشوق ہیں  
 کہ قطب و غوثِ زیرِ پرچمِ محبوبِ سبحان است  
 کہ درجہٴ قطبیت و غوثیت سب آپ کے جھنڈے تلے ہے

جنابِ غوثِ اعظمِ بادشاہِ جن و انسان است  
 حضرتِ غوثِ اعظمِ جن و انس کے بادشاہ ہیں  
 مریدِ غوثِ بے توبہ نمی میرد نمی میرد  
 غوثِ اعظم کا مرید ہرگز بے توبہ نہیں مر سکتا  
 پرواے زاہدِ نیکو سیر از فکرِ ما بگذر  
 چلا جا اے زاہد نیک خصال ہماری فکر چھوڑ بھی دے  
 مریدی لاتخف اللہ ربی گفت آقا  
 اے میرے مرید مت ڈر اللہ میرا رب ہے میرے آقا نے فرمایا  
 ولی و سیدِ عالی نسب ہم عالم و کامل  
 صاحبِ ولایتِ ساداتِ عالی نسب عالم اور انسانِ کامل بھی ہیں  
 نبی سیرتِ علی ہمتِ حسن صورتِ محی الدین  
 آپ سیرت میں نبی ہمت میں علیؑ صورت میں حسنؑ ہیں  
 ہمیں زیبہٴ شہنشاہی عالمِ غوثِ اعظمِ را  
 عالم کی بادشاہت آپ کو کچھ اس طرح زیب دیتی ہے

سرگردنِ فزازانِ ولایتِ زیرِ پا آید  
 درجہِ ولایت کے سر اٹھانے والے حضرات کی گردنیں آپ کے زبرِ قدم آجاتی ہیں  
 امیر المؤمنین اہلِ دلِ غوثِ مکرمِ داں  
 اے مخاطبِ آپ کو اصحابِ بصیرت کے امیر المؤمنین جان  
 توئی محبوبِ سبحانی توئی معشوقِ ربانی  
 آپ ہی تو محبوبِ سبحانی (اللہ کے محبوب) اور آپ ہی معشوقِ ربانی ہیں  
 تعالیٰ اللہ ہمیں منظور در دربارِ رحمان است  
 سبحان اللہ! بارگاہِ رحمان کو بھی یہی منظور تھا  
 امام المسلمین و اولیاءِ منظورِ یزدان است  
 اور اولیاء کے امام المسلمین جان جو خدا کے منظورِ نظر ہیں  
 بگرداگردِ کرسیِ حلقہ ہائے اہلِ عرفان است  
 اور آپ کی کرسیِ صدارت کے اطراف اہلِ عرفان کے درجہ بہ درجہ حلقے ہیں

کمالِ رتبہٴ غوثِ الوریٰ حسرتِ چہ می دانی  
 غوثِ اعظم کے مرتبہٴ کمال کو اے حسرت تو کیا جانے  
 ورائے عقل و دانشِ رتبہٴ محبوبِ سبحان است  
 کہ وہ عقل و فہم سے دراء ہے کہ غوثِ الوریٰ (مخلوق کے فریادرس)  
 اور محبوبِ سبحان (اللہ کے محبوب ہیں)

بہر گلے کہ روم بوئے یارمی آید  
 کہ جس پھول کی جانب جا رہا ہوں اس سے آپ کی خوشبو آ رہی ہے  
 صلوة و صوم و عبادت چہ کارمی آید  
 نماز روزہ عبادت کس کام کی (کچھ کام نہیں آتی)  
 کسے کہ جاں بد ہد کامگارمی آید  
 اور جو جان دیتا ہے کامیاب ہو جاتا ہے (اس کو پالیتا ہے)  
 نفسِ ہمی رود و بار بارمی آید  
 سانس (کو دیکھو کہ) بار بار جاتا ہے اور بار بار آتا ہے اسی وجہ سے  
 تنفسے کہ کنم پُر شرارمی آید  
 سانس لے کر چھوڑتا ہوں تو شعلے نکلتے ہیں  
 بدایں کہ یار بہ تو بے قرارمی آید  
 تو جان لے کہ تیرا یار تیری جانب بے قرار ہو کر دوزخ آئے گا  
 اگر بلطف نہ بنی چہ کارمی آید  
 اے دوست اگر تو نظرِ کرم سے نہ دیکھے تو کیا فائدہ  
 زمیکدہ نہ کسے ہوشیارمی آید  
 شراب خانہ سے کوئی بھی ہوشیار برآمد نہیں ہوتا  
 کہ یار درپس آں درکنارمی آید  
 کہ دوست (مشوق) اسی کے بعد ہم آغوش ہو جاتا ہے (ل جاتا ہے)

بہ باغِ غوثِ مکرم بہارمی آید  
 غوثِ اعظم کے چمن میں بہار آئی ہے  
 اگر بہ دل نہ بود لذتِ محبتِ او  
 اگر دل میں آپ کی محبت کی لذت نہ ہو تو  
 بدایں کہ تانہ بمیری بہ دوست کے برسی  
 جان لے کہ جب تک دوست کے لئے جان نہ دے تو اس تک کیسے پہنچ سکے گا  
 حیات و موت بیک دیگر است پیوستہ  
 حیات اور موت ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں  
 چہ آتش است الہی کہ دردِ لم زدہ  
 اے میرے خدا تو نے میرے دل میں کیا آگ لگادی ہے کہ  
 اگر بود بہ دل تو محبتِ صادق  
 اگر تیرے دل میں سچی محبت ہے  
 مدارِ زندگی من بہ لطف و ابستہ  
 میری زندگی کا مدار لطف و کرم سے وابستہ ہے (جڑا ہوا ہے)  
 بہ میکدہ ہمہ وارفتہ از حواس و خرد  
 شراب خانہ میں سبھی ہوش و حواس گنوا دیتے ہیں  
 بہ رنج و درد و محبت بساز اے حسرت  
 ہجر (دوری) کی تکلیف اور دردِ محبت میں گزار لے اے حسرت

اولیا و اصفیا زیرِ لوائے دستگیر اے سرگردنِ فرازاں زیرِ پائے دستگیر

اولیا اور برگزیدہ لوگِ غوثِ اعظم دستگیرؒ کے جھنڈے تلے ہیں کیا کہنے کہ درجہ ولایت میں سر اٹھانے والے حضرات کی گردنیں بھی آپ کے تحت قدم ہیں

زینتِ دستارِ پاکاں شد غبارِ راہِ او سُرْمہٗ چشمِ بصیرتِ خاکِ پائے دستگیر

پاک لوگوں کے تاجوں کی زیب و زینت آپ کی روندی ہوئی خاک کا غبار ہے اور اہل بصیرت کی آنکھوں کا سُرْمہ آپ کی خاکِ پا ہے

من پرستارِ خیالِ غوثِ اعظمِ محی دیں اے سرسودازدہ بر خاکِ پائے دستگیر

میں غوثِ اعظمِ محی الدین کی محبت کا پرستار ہوں زہے نصیب جو یہ آپ کی محبت سے سرشار سر آپ کی خاکِ پا پر ٹک جائے

پیشوائے پاکِ بازاں مقتدائے مقبلاں دیدہٗ روشنِ دلاںِ محولقائے دستگیر

آپ متقیوں کے پیشوا اور اماموں کے امام ہیں روشن ضمیروں کی آنکھیں آپ کی ملاقات میں آپ کو عننگی باندھے دیکھتی ہیں

یا مُریدِی لَا تَخَفْ اَمْدَ نَوید از غوثِ پاک کامیابی در مقاصد از دُعائے دستگیر

”اے میرے مُرید مت ڈر“ یہ خوشخبری غوثِ پاک کی عنایت کردہ ہے مقاصد میں کامیابی آپ کی دُعاؤں کی قبولیت سے یقینی ہے

ہر یکے آید برائے پیشوایتِ بالیقین من برائے غوثِ اعظمِ من برائے دستگیر

سیدی! (آپ کی تشریف آوری پر) ہر ایک ہی آپ کی پیشوائی کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے کوئی کہے میں غوثِ اعظم کے لئے اور کوئی کہے میں دستگیر کے لئے آیا ہوں

المدد یا غوثِ اعظمِ وِ رُوحِ وِ شامِ آر در دل و در جانِ حسرتِ ہست جائے دستگیر

”غوثِ اعظم! مدد فرمائیے“ اس کو صبح و شام اپنا وظیفہ بنالے حسرت کے دل اور جان دونوں ہی میں غوثِ اعظم دستگیر کی جگہ ہے

کہ صید آہوئے چشم تو کردہ مارا  
 کہ تو نے ہم کو اپنی غزالہ چشم  
 آنکھوں کا شکار بنا دیا ہے  
 بجو میر ز تو دنیا و کار دنیا را  
 قیمتی گیہوں (شراب) کو سستی ہو (دنیا) کے عوض مت بیچ  
 نہ رنگ و بوئے وفا دلبرانِ رعنا را  
 اور نہ معشوقانِ دلربا بہ ناز و انداز میں رنگ و بوئے وفا ہے  
 پراں ز گنجِ دلت آرزوئے دنیا را  
 (بلکہ) اپنے دل سے دنیا کی آرزو کو باہر نکال دینا ہے  
 رسید کارِ بگور و کفن کنوں مارا  
 نوبت گور (قبر) و کفن تک اب ہماری پہنچ گئی ہے  
 بگو چہ کردہ ای یار جانِ شیدا را  
 تو ہی کہہ کہ آخر تو نے اے دوست  
 اپنے چاہنے والے کی کیا حالت بنا ڈالی ہے  
 برون ز سینہ خود ساز ہر تمنا را  
 اپنے دل سے ہر خواہش کو باہر نکال دے  
 چہ جلوہ ہاست کہ پیدا است چشمِ بینا را  
 (اور دیکھ) کہ دیکھنے والی آنکھ کے  
 اس دیدار میں کیا کیا جلوے رونما ہیں

صبا بہ لطفِ بگو آں غزالِ رعنا را  
 اے صبا اس غزالِ چشم (ہرن کی آنکھوں والے)  
 ناز و انداز سے چلنے والے معشوق سے التجا کر  
 بگیر ساغر و مینا بنوش صہبہ را  
 اٹھا پیالہ اور صراحی کو اور شراب پی بھی لے  
 دریں زمانہ بگل بوئے خوشگوارِ نیست  
 اس زمانہ میں پھول میں بھی خوشگوار اور پسندیدہ بو نہیں ہے  
 بکنج کوہِ نشستن نہ معنی ز ہداست  
 دنیا سے بے رغبتی کے معنی پہاڑ میں گوشہ نشینی نہیں ہیں  
 بیتا ز حالِ دل مبتلا چہ می پرسی  
 اے معشوقِ دلِ عشقِ زدہ کا حال کیا پوچھتا ہے  
 بروز بے تو نہ راحت بشب نہ آسائش  
 تیرے بغیر نہ دن میں چین ہے  
 نہ رات میں نیند (راحت) ہے  
 بدل چو آرزوئے وصلِ یارِ می داری  
 اگر تیرے دل میں دوست سے وصل کی آرزو ہی ہے تو  
 جمالِ یارِ مہیں چشمِ خود کشا حسرت  
 اے حسرت صرف دوست کے جمال کے  
 دیدار میں مت رہ جا اپنی آنکھیں کھول

آتش بکا شانہ زدم ویرانہ باید مرا  
میں نے اپنا گھر جلا دیا کہ مجھے ویرانہ (غیر آباد جگہ) چاہیے  
تا بر شمارم مگر ہا از زاهدانِ پُر دغا  
تا کہ ان مکار زاهدوں (پارساؤں) کے مکر کو گن سکوں  
بینم فروغِ جلوہ را سوزم دل و جاں بر ملا  
محبوب کے جلوہ کی تیز روشنی کو کھلی آنکھوں سے دیکھ کر  
میں نے اپنے دل و جان دونوں ہی کو جلا لیا ہے  
اے ساقی نیکو شیم! کافی نباشد ساغرم  
اے خوش خصال ساتی شراب کا ایک پیالہ میرے لئے ناکافی ہے  
شہ باز دستِ قدرتم صیدِ حقائق می کنم  
قدرت کے ہاتھوں پرورش پایا ہوا  
باز ہوں حقائق کا شکار کرتا ہوں

از عاقلاں روتا فتم دیوانہ باید مرا  
فلکدوں سے میں نے منہ پھیر لیا ہے مجھے ایک دیوانہ ساتھی چاہیے  
اے سب گزراں سب صددانہ باید مرا  
اے تسبیح پھیرنے والے مجھے سودانے والی تسبیح درکار ہے  
تا دادِ جانبازی دہد پروانہ باید مرا  
مجھے تو میری اس جان پر کھیل جانے کی داد  
صرف ایک جانباز و جان سوز پروانہ سے ہی مل سکتی ہے  
ہستم بلا نوشِ قدمِ خمخانہ باید مرا  
میں تو پرانا بیوٹ ہوں مجھے تو پورا شراب خانہ ہی درکار ہے  
بر پایہ عرشِ برینم لائے باید مرا  
میرا گھونسلہ تو عرشِ اعلیٰ  
کے پایہ میں ہونا چاہیے

یارب چہ سازم چوں کنم بانا صحابِ محترم

اے میرے رب (میرے آقا) ان محترم ناصحوں  
کے ساتھ کیا کروں اور کس طرح گزاروں

من حسرتِ دیوانہ ام دیوانہ باید مرا

میں حسرتِ دیوانہ ہوں مجھے  
ایک ساتھی دیوانہ ہم خیال چاہیے

عشق بتاں فراخور ہر مردِ خام نیست  
 عینوں سے عشق کم حوصلوں کا کام نہیں ہے  
 در ہجر زیستن بہ تمنا گریستن  
 فراق (دوری مجھوری) میں جینا اور آرزوئے محبوب میں رونا  
 جام و صراحی از پئے تعظیم می جہد  
 میں وہ شرابی ہوں جس کی تعظیم میں  
 ساغر و مینا اپنی جگہ سے اٹھ جاتے ہیں  
 ساقی بیار بادہ کہ مافاثرہ میکنیم  
 ساقی اب شراب لابی کہ ہم جماہیاں (انگڑائیاں) لینے لگے ہیں  
 جامِ مئے ست زاهد اگر می خوری بخور  
 اے زاهد یہ رہا شراب کا پیالہ پینا ہو تو پی لے  
 دارم بیاد آنچه مرا گفت واعظے  
 اے ناصح مجھے میرے محبوب کا کہا  
 یاد ہے جب اس نے کہا تھا

عشق است و صد مصیبت و ہیج اختتام نیست  
 عشق ہے تو مصیبتیں بھی بے حساب ہیں جن کا کوئی اختتام نہیں ہے  
 باسوز ساختن ہوس ہیج خام نیست  
 سوزشِ عشق کو ساتھی بنا لینا بواہوسوں کا کام نہیں  
 در بزمِ زاہداں اگر م احترام نیست  
 ہر چند کہ زاہدوں (خدا پرستوں) کی محفل میں  
 میرا احترام نہیں کیا جاتا  
 دیرست دورِ جامِ می لالہ فام نیست  
 بہت دیر سے سرخ شراب کا ذور نہیں ہوا ہے  
 ایں بزمِ بزمِ بحثِ حلال و حرام نیست  
 یہ ہماری مجلسِ حلال و حرام پر بحث کرنے والی محفل نہیں ہے  
 از دستِ حور بادہ گلگلوں حرام نیست  
 حور (خوبصورت لڑکی) کے ہاتھ سے سرخ شراب  
 حرام نہیں (جیسے جنت کی حور کے ہاتھوں)

باید گزاشت از پئے رندانِ بادہ خوار

ہم شراب نوشوں کے لئے چھوڑ کر چلا بھی جا (مرجا) اے زاهد

دنیا سزائے زاہدِ عالی مقام نیست

کہ دنیا تیرے جیسے عالی مقام خداترس کے لئے مناسب مقام نہیں

غمِ دلمِ ہمہ سرمایہ بقائے من است  
 اور دردِ دل ہی میرا سارا سرمایہ حیات ہے  
 فدائے کوئے بتاں جانِ مبتلائے من است  
 اور میری یہ عشق زدہ جان حسیں کی گلیوں پر فدا ہے  
 بہر سزائے کہ فرماں وہی سزائے من است  
 تو جو بھی میری محبت کی سزا تجویز کرے وہی میری برحق سزا ہے  
 تنم غبارِ رُخِ جانِ باصفائے من است  
 کہ میرا جسم میری پاکیزہ روشن روح کا ایک روشن غبار ہے  
 سوالِ وصل کہ کردم ہمیں خطائے من است  
 وصل کے ایک چھوٹے سے سوال کے ظلم کا ہے جو میں نے اس سے کیا تھا  
 گواہِ پاکی او عقلِ باصفائے من است  
 اور اس کی پاکی پر میری عقلِ حق پرست گواہ ہے  
 بلا ورنج و مصیبت ہمہ برائے من است  
 اور آزمائشِ غم و اندوہ اور مصیبت یہ میری تقدیر ہیں

مرادِ زندگی من بہ ہوئے وہائے من است  
 میری زندگی کا تمام تر مقصد عشق کی ہاؤ ہو ہے  
 اسیرِ پنجہ اُلفت ، شہیدِ ناوکِ ناز  
 عشق کے پنجہ کا اسیر (قیدی) اور تیر ناز کا زخمی ہوں  
 بہ تیغِ ناز کشی یا بخنجرِ غمزرہ  
 اے محبوب! تو مجھے چاہے ناز کی تلوار سے قتل کر یا ادا کے خنجر سے  
 بزیرِ برقعِ فانوسِ شمعِ روشن ہیں  
 اے میرے محبوب میری زندگی کی شمع کے فانوس کے پیچھے ملاحظہ فرما کہ  
 سزائے سوختن و کشتن و فنا کردن  
 جلا دینا ، مار ڈالنا اور فنا کر دینا اتنی بڑی سزاء  
 حُسن و خوبی او جانِ پاکِ شاہدِ صدق  
 اس کے حُسن اور خوبی پر سچائی کے گواہ کی جان گواہ ہے  
 نصیبِ بُو الہوسان است راحت و آرام  
 بُو الہوسوں کی تقدیرِ راحت و آرام سے عبارت ہے

نہ دوستے نہ مجھے نہ مُشفقے حسرت

نہ کوئی دوست نہ کوئی چاہنے والا اور نہ کوئی شفقت سے پیش آنے والا ہے

انیس وحدت و تنہا نیم خدائے من است

اے حسرت میری تنہائی کا مونہ و ہدم صرف میرا خدا ہے

در محفلِ یکتائی اغیار نمی گنجد

غیر خدا کی کہاں یار کی بھی نہیں کیونکہ وحدتِ مطلقہ میں  
صرف ذاتِ یکتا ہوتی ہے یار تو درجہٴ احدیت میں ہوتا ہے

در بزمِ پری رویاں انکار نمی گنجد

حسینوں کی محفل میں انکار کئے جانا زیب نہیں دیتا

در محفلِ مدہوشاں ہوشیار نمی گنجد

مدہوشوں کی محفل میں ہوشیاروں کی گنجائش نہیں

درِ دلِ من اندر گفتار نمی گنجد

میرے درِ دل کو بیان کرنے کی کلام (گفتگو) میں گنجائش نہیں

در چشمِ ہنر پرور بیکار نمی گنجد

ہنر مند و ہنر پرور آنکھ میں بیکار کی گنجائش نہیں

در محفلِ یکتائی اغیار نمی گنجد

خدا کی وحدت میں  
غیر خدا کی گنجائش نہیں

اے زاہدِ پُرتمکلیں برگیر مئے رنگیں

اے (معاشرہ کی) وضعدار شخصیت زاہد رنگین شراب اٹھالے

گر صحبتِ ماخوای پیمانہ و مادام کش

اگر ہمارے ساتھ رہنا ہے تو پیالہ پہ پیالہ چڑھاتا چلا جا

از حالِ من خستہ اے یار چہ می پرسی

اے دوست مجھ خستہ حال کا حال کیا پوچھ رہا ہے

بر ہر کہ نگہ کردم در کارِ دگر ویدم

ہر ایک کو میں نے کسی نہ کسی کام میں مصروف پایا

پُرگشتِ دل و جانم از جلوہٴ جانانم

میرے جان و دل میرے محبوب کے جلووں سے بھر گئے ہیں

در چشمِ من اے حسرتِ جزو یار نمی گنجد

اے حسرت میرے پیشِ نظر صرف محبوب ہی محبوب ہے

بہر دل بستنِ من ایں سر و سماں دارم  
 اپنی وقت گزاری کے لئے یہی میرا سر و سامان ہے  
 دلِ من مَجُوِ جمالِ رُخِ جاناں دارم  
 اور میرا دل محبوب کے جمال کے دیدار میں مَجُو ہے  
 لوحِ اللہ چہ عجب روضہٴ رضواں دارم  
 ماشاء اللہ کیسی جنت میں میری گزر بر ہے  
 ہیچ فکرے نہ پئے چشمہٴ حیواں دارم  
 اب مجھے آبِ حیات پی کر زندہ جاوید ہو جانے کی فکر نہیں  
 ہمہ بگزارم و آہنگِ بیاباں دارم  
 سبھی سے میں نے ہاتھ اٹھالیا ہے اور  
 دشت و بیابان سے ہم آہنگی اختیار کر لی ہے  
 دلِ صد پارہ مگر از غمِ پنہاں دارم  
 کہ اندرونی غم سے میرا دل پارہ پارہ ہو چکا ہے  
 شکرِ اللہ کہ عشقِ شہِ جیلاں دارم  
 اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے نوٹِ اعظمِ شاہِ جیلانی کا عشقِ دل میں رکھتا ہوں

روز و شب سوزشِ دل نالہ و افغانِ دارم  
 رات دن سوزِ عشقِ آہ و زاری میرا مشغلہ ہے  
 سرمِ آشفۃٴ آں زلفِ پریشاں دارم  
 میری دیوانگی (پریشان حالی) اُس کی زلفِ پریشاں سے مربوط ہے  
 من بصد رنج و الم ہا دلِ شاداں دارم  
 بے انتہا رنج و الم میں بھی میں خوش بخوش ہوں  
 دلِ من زندہ جاوید شد از عشقِ حبیب  
 محبوب کے عشق میں میرا دل زندہ جاوید ہو چکا ہے  
 نہ شفیعے نہ رفیعے نہ کسے غمخوارے  
 نہ ہی کوئی مشفق نہ کوئی دوست  
 اور نہ ہی کوئی ہمدرد  
 چہ کنم ہیچ ندارم کہ باں خوشباشم  
 کیا کروں کچھ نہیں جانتا جس سے خوش رہ سکوں  
 قادری مشربم و مستِ مئے بغدادم  
 قادری مشرب ہوں اور بغداد کی شراب پی کر مست ہوں

دلِ من زندہ جاوید ز عشقشِ حسرت

اے حسرت میرا دل انہیں کے عشق سے زندہ جاوید ہو گیا ہے

ہیچ فکرے نہ پئے چشمہٴ حیواں دارم

مجھے آبِ حیات کے چشمہ کی کوئی فکر نہیں ہے

جاں میدہم و درِ دل اے جاں نفروشم  
 اے محبوب میں جان دے دے سکتا ہوں  
 لیکن تیرے عشق کا سودا نہیں کر سکتا  
 بے چارگی کاہ سوئے کاہ ربا برو  
 گھاس کی بے چارگی یہ ہے کہ مقناطیسی صلاحیت  
 رکھنے والے کہر یا پتھر کی جانب کھنچ کر چلی جاتی ہے  
 شد زندہ جاوید ولم از مئے توحید  
 توحید کی شراب پی کر میرا دل  
 زندہ جاوید ہو گیا ہے  
 اے درِ محبت بہ ولم خیمہ خود زن  
 اے درِ محبت تو میرے دل میں  
 اپنا ڈیرا تان دے  
 خارے کہ بدل می خلد از عشق و محبت  
 وہ عشق و محبت کا کانٹا جو  
 میرے دل میں کھٹکتا ہے  
 یک رازِ آہی بود ایں عشقِ جہاں سوز  
 ساری دنیا کو اپنی آگ میں جلانے والا  
 یہ عشق اللہ کا ایک سربستہ راز ہے

ایں جنسِ گراں مایہ من ارزاں نفروشم  
 اس (قیمتی) متاعِ عزیز کو  
 سستے داموں نہیں بیچ سکتا  
 بے چارگی خویش بہ ساماں نفروشم  
 لیکن میں اپنی بیچارگی کو  
 سر و سامان کے عوض بیچ نہیں سکتا  
 یک قطرہ بصد چشمہ حیواں نفروشم  
 اس شراب کا ایک قطرہ بھی آبِ حیات کے  
 پورے چشمہ کے عوض نہیں بیچ سکتا  
 ایں درد بصد ملکِ سلیمان نفروشم  
 یہ وہ درد ہے کہ میں اس کو سلیمان کی مملکت  
 کے عوض بھی بیچ نہیں سکتا  
 ایں خار بصد روضہ رضواں نفروشم  
 اس کانٹے کو جنت کی ساری پھلوری  
 کے عوض بھی نہیں بیچ سکتا  
 ایں راز بہ ہر جاہل و ناداں نفروشم  
 اس راز کو جاہلوں اور  
 نادانوں کو نہیں بیچ سکتا

ایں عشقِ عزیز است من آساں ن فروشتم  
ایسے قیمتی عشق کو آسانی سے  
بچ نہیں سکتا (چھوڑ نہیں سکتا)

من عمر بایں خوابِ پریشاں ن فروشتم  
میں اپنی ساری عمر اس خوابِ پریشاں کے عوض  
بچ نہیں سکتا (اس میں مبتلا نہیں رہ سکتا)

بر ہر قدمِ عشقِ من از جاں بگوشتم  
عشق کے ہر قدم ہی پر میں نے  
جان کی بازی لگائی ہے تو

دنیاے دنی خواب و خیالیست پریشاں  
یہ کمینہ صفت دنیا ایک پریشاں خواب  
(سے زیادہ نہیں) ہے

اے حسرتِ دل باختہ ایں مالِ گران است

اے محبت کی بازی میں دل ہارے ہوئے حسرت

یہ عشق ایک بہت قیمتی مال ہے

خاکِ درِ محبوب من ارزاں ن فروشتم

محبوب کے در کی خاک (مٹی) کو بھی

میں ستا نہیں سکتا

گنجِ مخفی ہستم دکالائے دوکانِ نیستم

ایک پوشیدہ خزانہ ہوں  
دوکان کا پکاؤ مال نہیں ہوں

عاشقِ دیرینہ امِ گریاں و نالاںِ نیستم

پُرانا (بختہ کار) عاشق ہوں (بات بات پر)  
گریہِ وزاری کرنے والا نہیں ہوں

شمعِ آسا سوزم و چوں ابرِ گریاںِ نیستم

شمع کی طرح خاموش جلتا ہوں  
ابر کی طرح بے تحاشہ نہیں روتا

در فریبِ ہستی موہوم حیراںِ نیستم

زندگی کے فریبِ خیالی میں حیران نہیں ہوں  
یعنی میں فانی ہوں اور خدا لافانی ہے

نیستم منِ نیستم ہاںِ نیستم ہاںِ نیستم

میں نہیں ہوں میں نہیں ہوں  
ہاں میں نہیں ہوں ہاں میں نہیں ہوں

فاش می گویم کہ انکوں رازِ پنہاںِ نیستم

کھل کر (ڈنکے کی چوٹ) کہتا ہوں کہ اب میں  
کوئی راز نہیں ہوں فاش ہو چکا ہوں

چوں سکندر در تلاشِ آبِ حیواںِ نیستم

یونانی فاتح سکندر کی طرح آبِ حیات کے  
چشمہ کی تلاش میں سرگرداں نہیں

در خورِ کوتاہِ بین و طفلِ ناداںِ نیستم

میں کم نظروں کے لئے نہیں  
اور نادان بچہ بھی نہیں ہوں

ہچو بلبلِ روز و شب سرگرمِ افعالِ نیستم

بلبل کی طرح رات دن  
آہِ وزاری میں مشغول نہیں ہوں

خوگرِ سوزِ محبتِ ساختم خود را بعشق

میں نے اپنے آپ کو سوزِ محبت کا  
خوگر بنا لیا ہے (عادت ڈال لی ہے)

غیر حقِ باطل بود دانشش دانش بود

غیر حقِ باطل ہوتا ہے  
اس کا جاننا ہی سراسر عقلمندی ہے

الاماں یارب چہ گو نہ دعوائے ہستی کنم

اے اللہ تو ہی بچا میں کس طرح  
اپنے ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہوں

بر فرازِ تختِ پیدائی شدم جلوہ فزا

تخلیقِ کائنات کے بلند و بالا  
تخت پر جلوہ پذیر ہوں

حسرتا در یافتم در خود حیاتِ جاوداں

اے حسرت میں نے اپنی ہی  
ذات میں حیاتِ جاوداں پالی ہے

آتشِ شوق بہ سیپارہٴ ایماں زدہ ام  
مصعبِ ایماں کو عشق کی  
آگ لگادی ہے

قدحِ بادۂ گلگوں زدہ ام ہاں زدہ ام  
سرخِ شراب کا پیالہ دے مارا ہے ہاں دے مارا ہے  
(تاکہ کچھ تو مزہ چکھے اور قائل ہو)

جامۂ زہدِ سرِ آتشِ سوزاں زدہ ام  
اس لباسِ زہدیٰ کو میں نے دہکتی ہوئی  
آگ کے شعلوں میں ڈال دیا ہے

غارتے برسِ غارت گرا ایماں زدہ ام  
اس طرح میں نے میرے ایماں کو غارت کرنے والے ہی پر  
بند بول دیا اور جواباً اس کی طہارت غارت کردی

نالہٴ دردِ چو در گنبدِ گرداں زدہ ام  
جب گھومنے والے آسمان کی  
گنبد میں آہ کھینچتا ہوں

دست در چنبرِ آں کا گلِ پیچاں زدہ ام  
اُس کی (محبوب کی) گردن پر پڑی ہوئی بل کھائی ہوئی  
لٹ میں نے ہاتھ داخل کر دیا ہے کہ اُسے سلجھالوں

شیشہٴ زہد بہ سنگِ درِ جاناں زدہ ام  
میں نے خدا پرستی کے شیشہ کو  
محبوب کے دروازہ پر پھوڑ دیا ہے

زاہدا طعنہ نہ برہیج مسلمان زدہ ام  
اے زاہد میں نے کسی بھی  
مسلمان پر طعنہ نہیں کسا ہے

تا نہ چوں زاہدِ خود ہیں بدِ غلِ آرایم  
کہیں ایسا نہ ہو کہ متکبر و مغرور زاہد کی طرح  
دھوکہ دہی کا لباس زیب تن کروں

بود در خواب و بودم ز رخسِ بوسہ چند  
میرا معشوق سوراہا تھا تو میں نے موقع شناسی سے  
اس کے چہرہ کے چند بوسے لے لئے

آمد از ہر جہت آواز ہم آہنگی من  
ہر سمت سے ہی میری آواز کی  
ہم آہنگی (گونج) سنائی دیتی ہے

تا شود دور پریشانی خاطرِ حسرت  
تاکہ میرے دل کی پریشانی  
دلِ جمعی سے بدل جائے اے حسرت

چند سودا زودہ کا کُل لیلیٰ باشم  
 کب تک اور کس قدر لیلیٰ (معشوق) کی  
 سیاہ زلفوں کا اسیر رہوں گا  
 بُرقع از چہرہ برانداز و مرا جلوہ نما  
 اے محبوب بہت ہو چکا اب اپنے چہرہ سے  
 پردہ اتار کر مجھے جلوہ دکھا  
 تا بزیر قدم یار بیفتم یارب  
 تاکہ میں اپنے محبوب کے زیر قدم آ جاؤں اے خدا  
 اے خیالِ رُخِ دل دار بیاز و دبیا  
 اے محبوب کے دلکش چہرہ کے تصور تو آ اور جلد آ  
 وقت آمد کہ ز رُخ پردہ برانداز د یار  
 اپنی تشریف آوری پر جب محبوب اپنے چہرہ سے حجاب اتار دے  
 خود پرستی چہ گنم دعویٰ ہستی چہ گنم  
 خود بینی اور تکبر سے اپنے وجود کے مستقل  
 ہونے کا کیا دعویٰ کروں  
 خواجہ از بندگی خویش مکن آزادم  
 اے میرے پیر خواجہ مجھے اپنی  
 غلامی سے آزاد مت فرمائیے  
 للجب طرفہ تماشا ست کہ دارم حسرت  
 اے حسرت میرا معاملہ بھی ایک طرفہ تماشا ہے عجب و غریب ہے  
 چند حیرانِ جمالِ رُخ زیبا باشم  
 اور کب تک محبوب کے حسین و جمیل  
 چہرہ کے جلوؤں میں حیران رہوں گا  
 تابہ کے منتظرِ وعدہ فردا باشم  
 کب تک کل کے وعدہ کا  
 انتظار کرتا رہوں  
 کاش من سایہ آل قامتِ رعنا باشم  
 کاش میں اس خوش قد کا سایہ بن جاتا  
 تابعِ حلت کدہ گورنہ تنہا باشم  
 تاکہ میری قبر کی تنہائی میں اکیلا نہ رہوں  
 مدد اے ہمتِ مردانہ کہ برجا باشم  
 اے ہمتِ مردانہ ذرا میری مدد کرنا کہ اپنی جگہ ٹکا رہوں  
 من کہ مانندِ حسابِ سر دریا باشم  
 جب کہ جانتا ہی ہوں کہ میرا وجود دریا کی سطح پر  
 ایک بلبلہ سے زیادہ نہیں (غیر مستقل ہے)  
 باشم از حلقہ بگوشانِ درت تا باشم  
 جب تک زندہ رہوں آپ کے حلقہ بگوش  
 (غلاموں میں سے) رہوں گا  
 خود تماشا شایم و خود محو تماشا باشم  
 میں ہی یار اور میں ہی محو تماشا ہے یار ہوں

بہ بر مینا بہ کف پیمانہ دارم  
بغل میں شراب کی ضراحی اور ہاتھ میں  
شراب کا پیالہ رکھتا ہوں

کہ اندر خانہ صاحب خانہ دارم  
کہ خانہ دل میں اپنے  
معشوق کو پاتا ہوں

دلِ صد چاک ہچموں شانہ دارم  
(اس کے لئے) دل کو جا بجا  
کنگھی کی طرح شق رکھتا ہوں

خیالِ قامتِ جانانہ دارم  
جب کہ معشوق کی بلند قامتی  
میری نظروں میں ہو

ولے ہم پہلوئے پروانہ دارم  
شاید میرا سینہ و دل  
پروانہ کی طرح ہو

گہے در سر سر شاہانہ دارم  
کبھی (اس کے برعکس) بادشاہوں کی  
طرح خود سر ہو جاتا ہوں

دلے یا للجب دیوانہ دارم  
کیا عجیب و غریب  
دیوانہ دل رکھتا ہوں

چہ لطفِ ساقی میخانہ دارم  
ساقی میخانہ کا مجھ پر  
کیا کرم ہے کہ

کنوں از دو جہاں پروا ندارم  
اب میں دو جہاں کی پروا نہیں رکھتا  
(اُس سے بے نیاز ہوں)

رسم تا کا کلِ دلدار روزے  
محبوب کی زلف تک کسی دن  
پہنچ ہی جاؤں

چرا بر خود نبالم ہچمو شمشاد  
کیوں نہ پھلوں پھولوں  
(اُونچے) درخت شمشاد کی طرح

بشمعِ روئے او سوزم شب و روز  
اُس کے شمع کی طرح روشن رخ سے  
رات دن جلتا ہوں

نہم بر خاکِ ذلت گے سرِ خود  
(عالم دیوانگی میں) کبھی عاجزی اور  
خاکساری سے سر جھکا دیتا ہوں

ہر آنکس را کہ بیند یار داند  
(میرے دل کا یہ حال ہے) کہ جس کسی کو  
دیکھتا ہے محبوب جانتا ہے

تعالیٰ اللہ دلِ فرزانہ دارم

الحمد للہ کہ ہوشیار  
سمجھدار دل رکھتا ہوں

خیالِ کوچہٴ جانانہ دارم

(ہمہ وقت) کوچہٴ محبوب کا  
خیالِ دل میں ہے

دلے باہمتِ مردانہ دارم

(تکے والا) مردانہ ہمت والا  
دل رکھتا ہوں

بدلِ شاید کہ آتشِ خانہ دارم

شاید دل میں آتشکدہ  
(عشق) رکھتا ہوں

آلا از ماسوا پروا ندارم

مطلع ہو جاؤ! مجھے سوائے محبوب کے  
کسی کی بھی پروا نہیں

گزید از خیلِ خوباں شوخ و شنگے

معتوثوں کے ٹھہرٹ سے ایک  
شوخ و طرحدار کو چن لیا ہے

براہِ عشقِ پویم بے خود اتما

بیخودگیِ عشق میں ادھر ادھر  
دوڑ رہا ہوں لیکن

بسوزم در فروغِ جلوۂ یار

جلوۂ محبوب کی شدت سے  
جل رہا ہوں (لیکن)

بسوزد ہر خیالے را کہ آید

ہر خیال آتا ہے اور  
جل جاتا ہے

زبندِ دو جہاں آزاد گشتم

دو جہاں کی گرفت سے  
آزاد ہو چکا ہوں

محسنِ خویشِ حسرتِ مہر و رزم

حسرت میں تو خود اپنا ہی دیوانہ ہو گیا ہوں

رہ از عاشقاں بیگانہ دارم

میرا یہ راستہ عاشقوں کی روایتی حُسنِ پرستی سے بالکل الگ ہے

از ہستی خود خبر نداریم  
ہم کو تو خود اپنا بھی ہوش نہیں  
(کسی اور کی کیا خبر)

برباد بکوائے آں نگاریم  
ہم بھی اسی معشوق کے کوچہ کے  
بربادوں میں سے ہیں

اے وائے چہ درد ہا کہ داریم  
ہائے ہم کن کن  
تکلیفوں میں مبتلا ہیں

تا بر قدم تو جاں سپاریم  
تا کہ تیرے قدموں پر  
دم توڑ دیں (جان دے دیں)

آخر بچہ طور دل فگاریم  
آخر یہ درد کس قسم کا درد ہے  
جس سے ہم دل فگار ہیں

ماحوِ جمالِ روئے یاریم  
ہم تو محبوب کے دیدارِ جمال  
میں محو ہیں (مغم ہیں)

اے خانہ خرابِ رسمِ اُلفت  
اے عشق کی رسم و ریت  
کے برباد ہدم

اے عشق چہ رنج ہا کہ دادی  
اے عشق تو نے ہم کو کتنی  
مصیبتوں میں مبتلا کیا

اے جانِ جہاں بیا خدارا  
اے جانِ جہاں خدا کے لئے  
آبھی جا کہ (ہم مر رہے ہیں)

زخے برتنِ نمی نماید  
جسم پر کوئی زخم نہیں اُبھرتا  
(نشان نہیں آتا)

اس طرفہ حکایت است حسرت

اس پر طرفہ تماشہ و حکایت  
(قصہ) یہ ہے اے حسرت

کز آہوائے چشمِ اوشکاریم

کہ ہم اس کی غزالہ چشتی  
(ہرن جیسی آنکھ) کے شکار ہیں

۳۰

آں چہست کہ چوں خار خلد در جگرِ من  
وہ کیا چیز ہے جو میرے جگر میں  
کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے

گر درد تو اے یار نبا شد بہ برِ من  
اے محبوب! اگر وہ تیرا درد نہیں تو  
پھر کیا ہے میرے سینہ میں

بے چارگی کاہ سوے کاہ رُبا بُرد  
گھاس کی کم مائیگی اس کو کہر باکی مقناطسی  
کشش کی جانب کھینچ جانے پر مجبور کر دیتی ہے

بے بال و پزیم شدہ چون بال و پرِ من  
جب کہ بال و پر رکھ کر بھی میں اڑنے سے عاجز ہو جاؤں  
(تو میں صرف محبوب کا ہی ہو رہوں گا)

من بعد ازاں نقطہ کہ رستم پئے اسلام  
میں اسلام کے پیچھے اس طرح ہولیا کہ  
گویا وہ ایک نقطہ ہے

پرکارِ صفت بود در ایں جاسفرِ من  
اس مرحلہ پر میرا سفر پرکار کی  
طرح اطراف گھومنا تھا

خوبی و دل رُبائی اسیرِ کمند تو  
 خوبصورتی اور دل چھین لینا سب  
 تیرے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں  
 صد آفریں بہمت و عزمِ بلند تو  
 (اے عاشق) تیری بلند ہمتی تو  
 بے انتہا داد کی مستحق ہے  
 تاکہ فدائے یارِ دل درد مند تو  
 آخر کب تک یار پر تیرا  
 درد مند دل فدا (قربان) ہوتا رہے گا  
 بس طائرانِ قدس اسیرِ کمند تو  
 بہت سے اونچی اڑان والے فرشتے بھی  
 تیری کمند کے شکار ہیں  
 گردن کشانِ حُسن اسیرِ کمند تو  
 تو کئی مغرور حسینائیں تیرے جال میں  
 پھنسی ہوئی ہیں (تجھ سے شکست خوردہ ہیں)

ناز و ادا و غمزہ ہمہ مستمند تو  
 ناز و ادا اور نخرہ سب ہی کو  
 تیری حاجت ہے اے معشوق  
 خود را غبارِ کوئے پری روئے ساختی  
 اپنے آپ کو اس پری زو (خوبصورت)  
 معشوق کے کوچہ کی گرد بنالیا  
 از خنجرِ جفا دل تو پارہ پارہ شد  
 محبوب کی جفا کے خنجر سے  
 تیرا دل پاش پاش ہو گیا  
 تنہا نہ دل ز عاشقِ مسکینِ ربودہ  
 بے چارہ عاشق کا دل ہی  
 تو نے نہیں چھینا اے محبوب  
 شوریدگانِ عشق بزیرِ لوائے من  
 حیران و پریشان عاشق  
 میرے جھنڈے تلے ہیں

حسرتِ سرِ خودت ز طریقِ وفا مپیچ

اے حسرت اپنے سر کو وفا کے راستہ سے مت پلٹا

از ہم جُدا کنند اگر بند بندِ تو

اگرچہ کہ تیرے جسم کا ایک ایک جوڑ بھی

وہ الگ الگ کردیں (یعنی کسی بھی صورت میں)

رہا سازد ز فکرِ ماسوا تاثیرِ میخانہ  
 یہ میخانہ محبتِ ماسوا اللہ کی  
 فکر سے آزاد کر دیتا ہے  
 نمازِ خود فراموشی ادا سازید اے رنداں  
 اے شرابیو! اٹھو! نماز لے ہوشی  
 پڑھنے کا وقت ہو چکا ہے  
 چشمِ زاہدانِ خشک سازد خیرگی پیدا  
 بے کیف و سرورِ عبادت گزار  
 زاہدوں کی نظریں جھک جا رہی ہیں  
 نمی آئیں ایں جا خود نمایاں و ریاکاراں  
 ریاکاروں اور خود بی مغروروں کا  
 اس میخانہ میں کوئی گزر نہیں  
 یکے پاکوبِ درستی یکے درپائے خمِ غلطاں  
 بے ہوشی کے عالم میں کسی کا پاؤں پیالے میں  
 اور کوئی شراب کے مٹکے سے لپٹا ہوا پڑا ہے  
 نہ زو آرم سوئے مینا نہ باساغر مرا کارے  
 میرا رخ نہ ہی شراب کی صراحی کی جانب ہے  
 نہ ہی پیالہ سے مجھے سروکار ہے  
 بہم پیوستہ باعرشِ بریں زنجیرِ میخانہ  
 اس میخانہ کی زنجیرِ تسلسلِ عرش کی  
 زنجیر سے ملی ہوئی ہے پیوستہ ہے  
 صدائے قلقلِ مینا شدہ تکبیرِ میخانہ  
 انڈیلی جانے والی شراب کی آوازِ قلقل  
 اقامتِ نماز مدہوشی سنائی دے رہی ہے  
 شدہ از شیشہ ہائے مئے عجب تنویرِ میخانہ  
 حیرت انگیز شراب کے شیشوں سے نکلنے والا نور  
 ان کی نظروں کو چندھیا دے رہا ہے  
 زہے قدسی صفت جاری شدہ تقدیرِ میخانہ  
 یہ میخانہ ازل ہی سے  
 قدسی (فرشتہ) صفت ہے  
 قلم برگیر اے مانی بکش تصویرِ میخانہ  
 قلم اٹھا اے مصوّر اور میخانہ کی  
 اس موقع کی تصویر کشی کر ڈال  
 مرا کافی نگاہِ مستِ تو اے پیرِ میخانہ  
 مجھے تو مرشدِ میخانہ تیری ایک نگاہِ مست ہی  
 بیخود بنانے کے لئے کافی ہے

شود تقسیم دُر و تہ نشیں اندر بلا نوشاں  
 سلامت باکرامت یا الہی پیر میخانہ  
 شراب کے بلا نوش پیوٹوں میں  
 شراب کی مرتکز تلچٹ تقسیم ہوتی ہے  
 اے اللہ ہمارے مُرہدِ میخانہ کو سلامت  
 باکرامت رکھ (کہ وہ ہمارا کتنا خیال رکھتے ہیں)

نگہدارِ خدا میخوار وہم میخانہ را حسرت

میخانہ اور میخوار دونوں ہی کا  
 خدا خود نگہبان ہے اے حسرت

دُعائے مخلصاں شد پایہ تعمیر میخانہ

میخانہ کی تعمیر ہی مخلصوں کی  
 دعاء کے سنگِ بنیاد سے ہوئی ہے

(☆ غزل بزبانِ اُردو در ہمیں زمین ملاحظہ بفرمائید در کلیاتِ حسرت بر صفحہ (۹۶))

اے جانِ جہاں تا کے ایں عزلت و تنہائی  
 اے محبوبِ ہر دل عزیز کب تک  
 یہ گوشہ نشینی تنہائی و پردہ داری  
 اے پر تو حسن تو ہنگامہ کند برپا  
 اے وہ جس کے حُسن کا ایک  
 ادھورا جلوہ ہنگامہ برپا کر دیتا ہے  
 در بزمِ تو اے جاناں جمع اند نظر بازاں  
 اے محبوبِ تیری محفل میں تو  
 نظر بازوں کا میلہ لگ چکا ہے  
 از زاہد پر تمکین وز عابدِ خوش آئیں  
 زاہد و زاهد اور عابد  
 پابندِ صوم و صلوة سے  
 از حُسنِ نمک ریزت شورِ لیت بہر مجلس  
 اے محبوبِ تیرے حُسنِ نمک ریز (ملاحظت) سے  
 ہر محفل میں ایک ہنگامہ ہے  
 اے جانِ منِ خستہ در شوقِ تو آشفته  
 اے میری جانِ میری جانِ زار  
 تیرے عشق میں سرگشتہ ہے  
 اگر تو بے نقاب ہو جائے  
 وقت است کہ بر آئی ویں انجمنِ آرائی  
 اب وقت آ گیا ہے تو برآمد ہو  
 اور اِس محفل کو زینت بخشنے  
 در پردہ نمی گنجد ایں جلوہ رعنائی  
 یہ ناز و انداز پردہ میں ما نہیں سکتا  
 (اُس کو تو ایک محفل درکار ہے)  
 بنمائے رُخت، داری گر دعویٰ رعنائی  
 اب اپنا رُخ زیبا دکھا دے اگر خوبصورتی اور  
 خوشنمائی کے دعوے میں پورا ہی اترتا ہے  
 اے پنجہِ مرگانت بر بود شکیبائی  
 تیری خوبصورت پلکیں (آنکھیں)  
 صبر و قرار چھین لیتی ہیں  
 وز چشمِ سیاہِ تو عالم ہمہ سودائی  
 اور تیری سیاہ آنکھوں سے تو  
 ایک عالم دیوانگی میں مبتلا ہے  
 از خویش بروں آیم وز پردہ بردن آئی  
 میں اپنے جسم سے باہر آ جاؤں گا (مرجاؤں گا)  
 اگر تو بے نقاب ہو جائے

آئینہ تا بانم از بر پر بایم دل  
 سراپا ایک چمکتا ہوا  
 آئینہ ہوں دل چھین لوں گا  
 اے ناصح نیکو فر بگزار مرا یکسر  
 اے خوش خصال نصیحت کرنے والے  
 (زاہد) مجھے بالکل چھوڑ دے  
 نکشادورِ معنی بر روئے من اے زاہد  
 اے زاہد مجھ پر باطن کا دروازہ  
 اُس وقت تک نہیں کھلا  
 زہار کہ پیش من بانازِ چینس آئی  
 خبردار! اگر میرے سامنے اس ناز و انداز سے اگر  
 تو آجائے (تو اپنے عکس کو دیکھ کر دل ہار دے گا)  
 بادل شدہ افتادنِ دُور است زِ دانائی  
 دل رکھ کر بے دل ہو جانا  
 دانائی سے بہت دور ہے  
 تا بر درِ خمارے کردم نہ جہیں سائی  
 جب تک کہ میں نے ایک بلا نوشِ شراب کے  
 در پر جہیں سائی نہیں کی (پیشانی نہیں کھسی)

بافضل و کمال تو زیباست نہ اے حسرت

اے حسرت تیرے فضل و کمال کے  
 ساتھ تجھے زیب نہیں دیتی

رندی و ہوس ناکی بدستی و شیدائی

تیری یہ شراب نوشی،  
 نظر بازی، بدستی اور عاشقی

غزل بزبانِ اُردو در ہمیں زمین در کلیاتِ حسرت ملاحظہ بفرمائید بر صفحہ (۱۰۰)

برقع بر روئے تو اے خسروِ خواباں تاکے  
 اے خوبصورتوں میں ممتاز محبوب  
 تیرے چہرہ پر یہ پردہ کب تک رہے گا  
 چشم بالا کن وبال و پیر خود برہم زن  
 اپنی نظر اٹھا اور پر تول  
 (اور آسمان کی طرف پرواز کر جا)  
 نورِ خورشیدِ حقیقت ہمہ آفاق گرفت  
 حقیقت کے آفتاب کے نور نے تو  
 ساری دنیا ہی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا  
 مردِ بایید کہ بود خوگرِ تسلیم و رضا  
 مرد کو چاہئے کہ تسلیم و رضا  
 اختیار کرنے (کی عادت ڈالے)  
 تیغِ دردست کشیدہ پس پشتِ تو اجل  
 موت نے تیرے پیچھے  
 تلوارِ سونت لی ہے (کھینچ لی ہے)  
 کب تک تو مسرور رہنے والا ہے

در پسِ ابر بود مہر درخشاں تاکے  
 آفتابِ عالم تاب (روشن آفتاب)  
 ابر کے پیچھے کب تک چھپا رہے گا  
 طائرِ قدس گرفتار بہ زنداں تاکے  
 اے روح پاک (اے طائرِ خلد آشیانی) اپنے اس جسم کے  
 پنجرہ (نفسِ غصری) کو چھوڑ کب تک تو اس میں مقید رہے گی  
 چشمِ بکشا و دریں خوابِ پریشاں تاکے  
 آنکھ کھول اور اس  
 پریشاں خوابی سے بیدار ہو جا  
 روز و شب ہنچو دریا، نالہ و انغاں تاکے  
 رات دن گھنٹہ اور جس  
 کی طرح چیخ و پکار کب تک  
 ہوشیار اے دلِ غفلت زدہ شاداں تاکے  
 اے غافل دل ہوشیار ہو جا  
 کب تک تو مسرور رہنے والا ہے

بُتِ خود بینی خود بشکن و باوے پیوند  
 اپنی خود بینی (خود پرستی) کے بُت کو توڑ ڈال  
 اور اپنے آپ کو اُس سے جوڑ لے (خدا کا ہو جا)  
 حسرتا در طلبِ دوست تو حیراں تاکے  
 اے حسرت تو دوست (محبوب) کی طلب میں  
 کب تک حیراں پریشان رہے گا

## مدحِ سلطان

شاہ عثمان علی خاں کی تعریف و توصیف

نوائے خوشدلی در کوچہ و بازاری آید  
گلی کوچوں اور بازاروں سے شادمانی اور فرحت  
کی آوازیں آرہی ہیں (سنائی دے رہی ہیں)  
گلستانِ دکن از دُوری شہ بودا فسرده  
دکن کا چین بادشاہ کی عارضی دوری سے افسردہ ہو گیا تھا  
عدالت گستر و لطف و کرم علم و ہنر پرور  
عادل (منصف خراج) بااخلاق اور علم و ہنر کو ترقی دینے والا  
عمر شوکت علی نہمت شہنشاہِ قوی ہمت  
حضرت عمرؓ کی سی شان و شوکت والا حضرت علیؓ  
کی طرح ہمت والا مہم پسند بادشاہ  
نظام الملک و المملۃ فلک رفعت جواں دولت  
ملک اور مملت کا بادشاہ  
آسمان کی طرح سر بلند اور دولتمند  
الہی زندہ باد عثمان علی خاں آصفِ سابع  
اے اللہ عثمان علی خاں آصفِ سابع (ساتویں  
بادشاہ دولت آصفیہ) کو سلامت باکرامت رکھ  
رعایا شاد و ملک آباد و سلطانِ دکن شاداں  
رعایا خوش رہے ملک آباد رہے اور سلطانِ دکن سرور رہیں  
مبارک باد اے حسرت کہ بافتح و ظفر مندی  
اے حسرت تجھے بھی مبارک ہو  
کہ فقیاب (کامیاب) ہو کر

کہ باصد کامرانی شاہِ خوش کرداری آید  
کہ بادشاہ خوش خصال نہایت کامیاب و بائراد  
سفر سے واپس آرہے ہیں  
نسیمِ روح پرور ابرِ دریا باری آید  
اور اب رُوح افزا ہوا اور خوب برنے والے بادل گھر کر آ رہے ہیں  
غریباں را پناہ و بے کسماں را یاری آید  
غریبوں کی پناہ بے کسوں کا پرسانِ حال آرہا ہے  
رعایا پرور و سلطانِ نیکوکاری آید  
رعایا پرور (پرورش کرنے والا)  
نیک اور صالح بادشاہ آرہا ہے  
امیر المومنین و قدوة الاحرار آید  
مومنین (مسلمانوں) کا حکمران اور آزادوں  
(شریفوں) کا پیشوا (رہنما) آرہا ہے  
صد از نیک و بد و ز کافر و دیندار آید  
یہ آواز دُعا کی نیک و بد کافر و دیندار  
ہر ایک منہ سے نکل رہی ہے  
دُعائے کامرانی از در و دیوار آید  
کامیابی کی یہ دُعا ہر در و دیوار (چو طرف) سے آرہی ہے  
سوئے ملکِ دکن شاہِ علم برداری آید  
ملکِ دکن کی جانب بادشاہِ علم بردار آرہا ہے  
(جھنڈا لیا ہوا کامیابی اور بائراد کی)